کثرت وحدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا
کسبِ تجلی کرتے تھے چاروں مہر نبوت سے
بخت رسا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا
بادۂ عرفان ملتا ہے ساقی کے میخانہ سے
شاد مقدر فضل خدا سے جاگا اب مے خواروں کا

پنڈت کیفی دہلوی

ہو شوق نہ کیوں نعتِ رسولِ دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا
تھی بعثت محمود خداوند کو منظور،
تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دعا کا
پہنچایا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا
معراج ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے خلد بریں روضہ پرنور کا خاکا
دے علم و یقیں کو میرے رفعتِ شہ عالم
نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا
یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جیسے
بطحا سے ہوا جلوہ فگن نور خدا کا
ہے حامی و ممدوح میرا شافع عالم
کیفی مجھے اب خوف ہے کیا روز جزاء کا

ہری چند اختر

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الہیٰ قصر کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے کیا یتیموں کو درِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
کہہ دیا لاتقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسرِ محو تمنا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کردیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا